# 40356-حج کے مہینوں میں عمرہ کی ادائیگی کے بعد اپنے ملک واپس چلاگیا توکیا اس کا حج تمتع ہوگا؟

## سوال

آپ سے گزارش ہے کہ مجھے معلومات فراہم کریں کہ حج کے مہینوں میں عمرہ کی ادائیگی کرکے واپس اپنے شہر واپس چلے جائیں توکیا ہمارا حج تمتع ہوگا اور ہم پر قربانی ضروری ہوگی کہ نہیں ؟

آپ کوعلم ہونا چاہیے کہ ہم حج مفرد کرنے کی نیت رکھتے ہيں اورہماری رہائش مدینہ شریف میں ہے ۔

## پسندیدہ جواب

متمتع یعنی حج تمتع کرنے والاوہ شخص ہے جس نے حج کے مہینوں میں عمرے کا احرام باندھا اور عمرہ سے فارغ ہوکراسی برس حج کا احرام باندھ لیا ۔

اورحج تمتع کی شرط یہ ہے کہ تمتع کرنے والا عمرہ کرنے کے بعد مکہ سے اپنے شہر اورملک واپس نہ جائے ، لھذا اگروہ اپنے شہریا ملک واپس چلاگيا اورحج مفرد کے لیے واپس آیا تواس کا یہ حج مفرد ہی ہوگا اورحج تمتع نہيں ، اورنہ ہی اس پرقربانی لازم ہوگی ، کیونکہ اس نے حج کے لیے نیا سفر کیا ہے ، اوراگر یہ حاجی حج تمتع کرنا چاہے تواسے دوسرے سفرمیں میقات سے حج تمتع کا احرام باندھنا ہوگا ۔

لیکن اگر وہ مکہ سے اپنے ملک یا شہر کی بجائے کہیں اورسفر کرتا ہے مثلا وہ جدہ جائے اوروہاں سے حج کا احرام باندھ کرواپس آئے تواس کا حج تمتع ہی ہوگا اوراس کا جدہ جانا اس کے تمتع کو باطل نہيں کرتا کیونکہ وہ اپنے اہل وعیال اوراپنے گھر واپس نہيں گیا ۔

شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی سے مندرجہ ذیل سوال کیا گيا :

ایک شخص نے شوال میں عمرہ کیا اوراپنے گھر واپس چلاگيا اورپھر حج کے موقع پرحج مفرد کی نیت سے مکہ واپس آیا توکیا اس کا حج حج تمتع ہوگا اوراس پرقربانی واجب ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا :

جب کسی انسان نے شوال میں عمرہ کیا اوراپنے گھر واپس آگیا اورپھر حج مفرد کے لیے آیا توجمہور علماء کرام کے نزدیک وہ متمتع نہيں یعنی اس کا حج تمتع نہيں ہوگا ، اورنہ

ہی اس پر قربانی ہے، کیونکہ وہ اپنے اہل وعیال کے پاس گیا تھا اور پھر وہ حج مفرد کی نیت کے ساتھ واپس آیا۔

عمر اور ان کے بیٹے ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے یہی مروی ہے، اور جمہور علماء کرام کا بھی یہی قول ہے، اور ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے کہ وہ متمتع ہوگا، اور اس پر قربانی بھی ہوگی کیونکہ اس نے حج کے مہینوں میں عمرہ اور حج کو ایک ہی سال میں جمع کیا ہے۔

لیکن جمہور علماء کرام کہتے ہیں: جب اپنے اہل وعیال کے پاس واپس چلا گیا، اور ان میں سے بعض کا کہنا ہے کہ: جب وہ قصر کی مسافت جتنا سفر کرے اور پھر وہ حج مفرد کرے تو وہ متمتع نہیں ہوگا، اور ظاہر یہ ہوتا ہے واللہ اعلم کہ راجح وہ ہے جو عمر اور ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے، کہ جب وہ اپنے اہل وعیال کے پاس واپس چلا گیا تو وہ متمتع نہیں ہوگا اور نہ ہی اس پر دم ہے۔

لیکن جو شخص حج کے لیے آیا اور عمرہ ادا کرنے کے بعد وہ جدہ یا طائف میں رہے اور وہ وہاں کا رہائشی بھی نہ ہو پھر وہاں سے ہی وہ حج کا احرام باندھتا ہے تو یہ متمتع ہوگا، تو اس کا مکہ سے جدہ یا مدینہ یا طائف جانا اسے متمتع ہونے سے نہیں نکالے گا، اس لیے کہ وہ دونوں (یعنی عمرہ اور حج) کی ادائیگی کے لیے آیا ہے، اور جدہ یا طائف کسی ضرورت کی بنا پر گیا ہے اور اسی طرح اس کا مدینہ کی زیارت کے لیے جانے میں بھی راجح اور اظہر یہی ہے کہ اس کے متمتع ہونے میں مانع نہیں ہوگا، تو اس بنا پر اسے قربانی بھی کرنا ہوگی، اور وہ عمرہ کی طرح حج کی بھی سعی کرے گا۔ اھ

دیکھیں: مجموع فتاوی الشیخ ابن باز (96/17)۔

اور شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی کے فتاوی میں یہ بھی ہے کہ:

اور اگر وہ واپسی پر بھی عمرہ کے احرام میں آیا (یعنی اپنے دوسرے سفر میں) اور اس احرام سے حلال ہوگیا پھر حج تک وہیں قیام کیا تو یہ حج تمتع ہوگا، اور جمہور علماء کے ہاں اسے اس کا پہلا عمرہ متمتع نہیں بنائے گا، لیکن وہ اپنے آخری عمرہ جس کی ادائیگی کے بعد وہ حج تک مکہ میں ہی مقیم رہا ہے کی بنا پر متمتع ہوگا۔ اھ

دیکھیں: فتاوی الشیخ ابن باز رحمہ اللہ (98/17)۔

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

جب حج تمتع کرنے والاا پنے شہر یا ملک واپس چلا جائے اور اور پھر اپنے شہر سے حج کی نیت سے مکہ جائے تو اس کا حج مفرد ہو گا، کیونکہ اس کا حج اور عمرہ کے مابین اپنے اہل وعیال کی پاس واپس آجانے کی بنا پر انقطاع پیدا ہو گیا ہے، تو اس کا دوسرا سفر کرنا حج کے لیے جدید سفر ہو گا تو اس وقت اس کا حج مفرد ہے، لھذا اس پر حج تمتع کی قربانی واجب نہیں ہو گی۔

لیکن اگر اس نے قربانی سے بچنے کے لیے یہ بطور حیلہ کیا تو اس سے قربانی ساقط نہیں ہو گی، اس لیے کہ واجب کو ساقط کرنے کے لیے حیلہ کرنا اس کے اسقاط کا متقاضی نہیں، جس طرح کہ حرام چیز پر حیلہ کرنا اس کے حلال ہونے کا متقاضی نہیں۔

دیکھیں: فتاوی ارکان الاسلام صفحہ نمبر (524)۔

واللہ اعلم.